ہے۔

پچھلے دنوں جے۔ سالک نے قذافی سٹیڈیم [لاہور] میں ایک بہت بڑے اجتماع سے سولہ گھنٹے تک خطاب کیا۔ یہ اُن کا بین الاقوامی ریکارڈ ہے اور حیران کن بات ہے کہ لوگ بھی بیٹھے اُنہیں سنتے رہے۔ اس بڑے ہجوم میں پاکستان کے کونے کونے سے لوگ جمع ہوئے تھے۔۔۔ جے۔ سالک کی تصاویر لوگ ہوا میں لہراتے اور سینوں سے لگاتے تھے۔ یہ وہی غریب عوام ہیں جنہیں اپنے رہنما پر فخر ہے۔ جو بڑے بڑے پیٹ والوں کے نہیں، بلکہ بڑے ذہن والوں کے دلدادہ ہیں اور اُن سے محبت کرنے والے ہیں۔

اگر آپ کو کہیں جے۔ سالک کے ساتھ جانے اور ملنے کا اتفاق ہو تو یہ واحد وزیر ہے جس کے ساتھ کلاشنکوف والے محافظ نہیں ہیں۔ یہ وہ وزیر ہے جس نے عہد کر رکھا ہے کہ جب تک وزیر رہوں گا، سادگی کی زندگی گزاروں گا۔ سادگی اور وزیر دو الٹ چیزیں ہیں۔

متفرّق

ٹیورن کا "مقدّس کفن" ایک بار پھر زیرِ بحث ہے۔

مسیحی نقطۂ نظر کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام تجہیز و تکفین کے تین دن بعد مُردوں سے جی اُٹھے تھے، جب کہ مسلم عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے اور نہ اُنہیں صلیب پر چڑھایا گیا۔ ٹیورن (اٹلی) میں محفوظ ایک کپڑے کے بارے میں کہا جاتا رہا ہے کہ یہ وہ کفن ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مردہ جسم کو لپیٹا گیا اور تدفین عمل میں آئی تھی اور اس کپڑے پر خون بہتے ہوئے جسم کی جو شبیہ بنی ہے، اُس سے بائبل کے بیانات کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس کپڑے کی تاریخ لکھی گئی کہ یہ کپڑا کس طرح یروشلم سے سفر کرتے ہوئے یورپ پہنچا اور آخر میں ٹیورن کے ایک گرجا میں محفوظ کیا گیا۔ ماضی میں ہزاروں افراد اس کی زیارت کے لیے سفر کرتے رہے اور آج بھی کر رہے ہیں، تاہم ۱۹۸۸ء میں بین الاقوامی شہرت کے حامل سائنس دانوں کی ایک ٹیم نے اثریاتی اور کیمیائی تحقیقات سے ثابت کیا کہ اِس کی حیثیت قرونِ وسطیٰ کے ساختہ کپڑے سے زیادہ نہیں اور خوش اعتقاد لوگوں کے مذہبی جذبات سے فائدہ اٹھانے کے لیے کسی ہوشیار شخص نے حضرت مسیح کا جعلی کفن تیار کرنے کی کوشش کی۔ بعض مؤرخین کی تحقیق و مطالعہ کا نچوڑ یہ ہے کہ قرونِ وسطیٰ میں حضرت مسیح کی طرف منسوب

ایسے متعدد کفن موجود تھے اور بالعموم یہ مسیحی بزرگوں کی زیارت گاہوں میں رکھے گئے تھے۔

کلیسیائی رہنماؤں کا رویّہ مختلف رہا ہے۔ بعض نے اسے حضرت عیسیٰ مسیح کا واقعی کفن قرار دیا، بعض نے یہ دعویٰ تو نہیں کیا، مگر اس کپڑے کو متبرک قرار دیا کیوں کہ اس پر معجزانہ طور پر مسیح علیہ السلام کی شکل و شباہت موجود ہے۔

۱۹۸۰ء میں ایک امریکی جیسوئٹ نے دعویٰ کیا تھا کہ اُس نے "ٹیورن" کے اس کفن پر حضرت مسیح کی دائیں آنکھ کے اوپر ایک سکّے کا نقش دیکھا ہے اور اب "دو اطالوی یونیورسٹی اساتذہ نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ سکّہ نہ صرف رومن عہد کا ہے، بلکہ رومن بادشاہ طبریاس کے سولہویں سال تاجپوشی کا ہے۔ اس طرح یہ ۲۹ عیسوی بنتا ہے جس سال حضرت مسیح کو صلیب دی گئی تھی۔ اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ کفن تاریخی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد کا ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ اطالوی پروفیسروں کے خلاف متعدد اہلِ علم نے یہ بات کہی ہے کہ یہودی دُنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ مرنے والے کی تدفین کے وقت آنکھوں پر یا آنکھوں کے اوپر سکّے رکھے جاتے ہوں۔

یہ امر پُرلطف ہے کہ ٹیورن کے اِس کفن کے حوالے سے برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر دلائل جمع کیے ہیں، اور اُنھوں نے ٹیورن کے کفن کی پوری تاریخ بار بار اپنے مقاصد کے لیے دہرائی ہے۔

مراسلت

خورشید احمد خان یوسفی

لاہور

"عالمِ اسلام اور عیسائیت" (شمارہ اگست ۹۶ء) میں پیٹرک سکھ دیو کو مسلمانوں میں سے حلقۂ مسیحیت میں آنے والا سمجھا گیا ہے۔ (ص ۱۹) غالباً وہ ہندو سے عیسائی ہوئے ہوں گے، کیوں کہ سکھ دیو ہندو نام ہے۔